Regd No L 5254

168

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۵

الفضل لاہور

روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹	۲۱ ظہور ۱۳۳۰ ہش	۲۱ اگست ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ اگست:- بذریعہ ڈاک سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"ابھی طبیعت ویسی ہی ہے"

احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت:- لاہور ۲۰ اگست:- مکرم عبدالوہاب صاحب عمر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ امۃ الحی رضی اللہ عنہا بنت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور جناب مولوی علی احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور خاندان کی اعلیٰ خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

رہبر ما سید ما مصطفیٰؐ است
آنکہ ندیدست نظیرش سروش
آنکہ خدا مثل رخش نافرید
آنکہ رہش مخزن ہر عقل و ہوش

ہمارا رہنما اور ہمارا سردار مصطفیٰؐ ہے۔ جس کا مثیل و نظیر فرشتہ وحی، جبرئیل نے نہیں دیکھا۔ (۲) آپ جیسا کوئی چہرہ اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا۔ آپ کا رستہ ہر عقل و خرد کا خزانہ ہے۔ (اشتہار ۷ مارچ ۱۸۹۶ء)

خود ہندوستانی لیڈروں کے بیانات اس پر گواہ ہیں کہ بھارت میں مسلمانوں کو چین و آرام میسر نہیں ہے

(خان عبدالقیوم)

پشاور ۲۰ اگست:- آج صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان نے چودہ سرکردہ ہندوستانی مسلمانوں کے اس دعوے کو غلط قرار دیا۔ کہ ہندوستان میں مسلمان چین و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ انہیں وہاں ہر قسم کا آرام میسر ہے۔ ان سرکردہ مسلمانوں نے یہ دعویٰ اس یادداشت میں کیا تھا۔ جو انہوں نے سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کو بھیجی تھی۔ خان عبدالقیوم خان نے آج پشاور کے قریب ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس یادداشت پر حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی کے بھی دستخط ثبت ہیں۔ حالانکہ جمعیتہ العلماء ہند کے اخبار الجمعیتہ میں ان کا ایک مقالہ شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی حالت زار پر روشنی ڈالی تھی۔ تعجب ہوتا ہے کہ سیوہاروی صاحب اس یادداشت پر دستخط کرتے وقت اپنے اس مقالہ کو بالکل ہی بھول گئے۔ مقالہ میں انہوں نے انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جگہ جگہ بے گناہ مسلمانوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۰ء سے ۲۰ جنوری تک کے عرصہ میں ہی متعدد مقامات پر مسلمانوں کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام ہندو حملہ آوروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے اور ان کی ہمت افزائی کرنے کے عادی ہیں۔ دوسرے جو حملہ کرنے والے ہندو جانتے ہیں۔ کہ نہ انہیں پولیس پکڑے گی۔ اور نہ انہیں سزا دی جائے گی۔ خان عبدالقیوم خان نے یہ مقالہ یاد دلاتے ہوئے کہا۔ کہ حفظ الرحمن صاحب نے یہ مقالہ لکھنے کے باوجود مذکورہ یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔ اور پھر ان لوگوں کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔ جنہیں تقسیم سے قبل وہ خود برطانیہ کا پٹھو کہا کرتے تھے۔

ایران میں تعطل دور کرنے کی آخری کوشش

تہران ۲۰ اگست:- برطانوی وفد کے لیڈر رچرڈ اسٹوکس اور صدر ٹرومین کے خاص نمائندے مسٹر ہیری مین نے آج ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی۔ ذمہ دار حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ تیل کے جھگڑے سے متعلق گفت و شنید ٹوٹ جانے کا جو امکان پیدا ہو گیا ہے۔ آج کی ملاقات میں اسے دور کرنے کی آخری کوشش کی گئی۔ ملاقات کے بعد ڈاکٹر مصدق نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ برطانوی تجاویز کا ایران نے جو جواب دیا ہے۔ اس میٹنگ میں وہ جواب زیر بحث آیا۔ برطانوی وفد نے کل یہ جواب قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ڈاکٹر مصدق نے امید ظاہر کی۔ کہ تیل کے جھگڑے کا ابھی کوئی نہ کوئی تصفیہ ہو جائیگا۔

باخبر حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر بات چیت ناکام رہی۔ تو مسٹر سٹوکس اور مسٹر ہیری مین بدھ یا جمعرات کو تہران سے روانہ ہو جائیں گے۔

قیامت خیز طوفان!

کنگسٹن ۲۰ اگست:- کل جزیرہ جمیکا میں جو قیامت خیز طوفان آیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد ۹۰ تک پہنچ گئی ہے۔ نقصان کا اندازہ کروڑوں ڈالر ہے۔

پٹ سن کی کم سے کم قیمتیں مقرر کرنے کی سفارش

کراچی ۲۰ اگست:- پٹ سن کمیشن کی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ حکومت کو پٹ سن کی کم سے کم قیمتیں مقرر کر دینی چاہئیں اور اگر قیمتیں مقررہ معیار سے گر نے لگیں۔ تو حکومت کو مداخلت کرنی چاہئے۔

انڈونیشیا میں مزید گرفتاریاں!

جاکرتہ ۲۰ اگست:- انڈونیشیا میں کچھ اور گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ یہ سب گرفتاریاں ملک کو خطرناک عناصر سے پاک کرنے کے سلسلہ میں کی گئی ہیں۔ چنانچہ ۵۰ آدمی سورابایا میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان میں چند ڈچ اور چند چینی باشندے بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں پچاس آدمیوں کو میدان میں حراست میں لے لیا گیا ہے۔ حکومت بعض اخبارات پر بھی پابندی لگانے پر غور کر رہی ہے۔

خواجہ شہاب الدین لاہور میں!

لاہور ۲۰ اگست:- وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین پنجاب کے پانچ روزہ دورے پر آج کراچی سے یہاں پہنچے۔ اپنے دورے کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ میں شہری دفاع کی تدابیر کے متعلق صوبائی حکام سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ اس سلسلے میں جو اجتماعات ہو رہے ہیں۔ آپ ان میں بھی شرکت کریں گے۔

بے جا حمایت کے الزام کی تردید

واشنگٹن ۲۰ اگست:- امریکی افسروں نے ہندوستان کے اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ کشمیر کے بارے میں امریکہ پاکستان کی بے جا حمایت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس الزام کی بنیاد اس امر پر رکھی گئی ہے۔ کہ امریکہ اس علاقے میں ہوائی اڈے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ امریکہ نے ہوائی اڈوں کے حصول کے لئے آج تک کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے۔

پاکستان اور شام کے درمیان

معاہدہ دوستی کی توثیقی کاغذات کا تبادلہ

کراچی ۲۰ اگست:- آج یہاں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور شام کے وزیر مختار عمر بہاء الامیری نے ایک دوسرے کو دونوں ملکوں کے مابین دوستی کے معاہدے کے توثیقی کاغذات بھیجے۔ کچھ عرصہ ہوا دونوں حکومتوں کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا تھا۔

وزیر اعظم پاکستان

قائد ملت خان لیاقت علی خان

منگلوار ۲۱ اگست کو شام کے پونے چھ بجے

منٹو پارک لاہور میں

ایک جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے!

نوٹ:- نمبر ۱ کرسیاں صرف ان کو مہیا کی جائیں گی جن کے پاس دعوتی کارڈ ہونگے۔ جو صاحب خواتین کے لئے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی معیاری مہر پر درج ہیں وہ اپنے کارڈ اپنے دفتر سیاسی اور انجمنوں کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نمبر ۲ اومنی بس آربٹ سے بازار صدر بازار لاہور ریلوے سٹیشن مغلپورہ ہوسٹل کاہنا کاچھ چونگ شاہدرہ اور دولنگ فیکٹری سے براہ راست منٹو پارک پہنچیں گی۔

ٹیلیفون نمبر ۲۷۲۵

سونے کے جڑاؤ زیورات یہاں سے خریدیں

لیڈ ٹاؤن جوائس انارکلی لاہور

(رجسٹرڈ)

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کیلئے جو نہایت شاندار پیمانہ پہ ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ مزید تیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ اگر یہ رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ جلد از جلد جو رقم ان کے ذمہ ڈالی گئی ہے اسے پورا کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کریں وہ بہنیں جو ایسی جگہوں پہ ہیں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہ براہ راست اپنا وعدہ اور چندہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ کے نام بھجوائیں۔ یا اگر دفتر محاسب میں بھجوائیں تو ساتھ نوٹ کر دیں کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے۔

امید ہے بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں گی تا کہ عمارت کے کام میں حرج واقع نہ ہو۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

نقد و نظر

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس صاحب کا معرکۃ الآراء لیکچر جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ دیا تھا "اسلام اور مذہبی آزادی" کے عنوان کے ساتھ چھپ گیا ہے۔ اس لیکچر میں احرار کے اس خطرناک پروپیگنڈا کا مدلل اور مسکت جواب دیا گیا ہے جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہر جگہ کر رہے ہیں۔ نیز قرآن مجید اور احادیث سے صراحتاً ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں۔ کتاب کی لکھوائی اور چھپائی دیدہ زیب ہے۔ حجم ۱۵۰ صفحات اور قیمت صرف ۱۲؍ رکھی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ:- بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ — بک ڈپو تحریک جدید ربوہ

تفسیر القرآن انگریزی کے متعلق ایک اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق اب تفسیر القرآن انگریزی کی فروخت اور اس کے اخراجات کی ادائیگی اور دیگر انتظامی امور انچارج صاحب صیغہ تالیف و تصنیف سے متعلق ہوں گے۔ لہذا اس بارہ میں احباب آئندہ خط و کتابت انچارج صاحب سے کریں

ویڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ

عید الاضحیٰ کی قربانی

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے لکھا ہے کہ چونکہ اب پھر عید الاضحیٰ قریب آ رہی ہے۔ اس لئے اگر کوئی دوست اپنی قربانی قادیان میں کروانا چاہیں تو وہ پچیس یا تیس روپے فی قربانی کے حساب سے اپنی رقم دفتر محاسب ربوہ میں جمع کرا دیں۔ جہاں سے قادیان اطلاع جانے پر قربانی کا انتظام کر دیا جائیگا۔ سو جو دوست قادیان میں قربانی کرانا چاہیں وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن چونکہ آجکل حالات مخدوش ہیں۔ اس لئے دوستوں کی طرف سے رقوم اور اطلاع جلد تر آ جانی چاہیئے۔ تا وقت پر انتظام ہو سکے:

مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۸/۵۱

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے:

یوم تحریک جدید —— ۲ ستمبر

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے۔ ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں"

۲ ستمبر ۱۹۵۱ء بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے یہ جلسے نہیں کئے جا سکے۔ لیکن اب پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ

"جلسے ضرور ہونے چاہئیں"

امید ہے تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس دن کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گی۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

(۱) جلسہ۔ تمام جماعتیں ایسے وقت جبکہ سب دوست سہولت سے اکٹھے ہو سکتے ہوں جلسے مقرر کریں۔ جن میں مقررین حسب ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائیں۔

(۱) تحریک جدید کی غرض و غایت اور اہمیت (۲) مطالبات تحریک جدید کی تشریح (بہتر ہوگا کہ مختلف مطالبات تقسیم کر کے مختلف مقررین کے سپرد کر دیئے جائیں) (۳) بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کی ضرورت۔ تحریک جدید کے ذریعہ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو رہی ہے۔ (۴) تحریک جدید کے مالی مطالبات یعنی چندہ تحریک جدید اور امانت فنڈ کے متعلق احباب جماعت کی ذمہ واریاں۔

(۲) وفود۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ابھی بہت سے نوجوان شامل نہیں۔ سب جماعتیں کوشش فرمائیں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

اسی طرح یہ بھی کوشش کی جائے کہ جو دوست شامل ہیں۔ لیکن ابھی تک اپنے وعدے ادا نہیں کر سکے۔ وہ اس دن اپنے وعدوں کو ادا فرمائیں۔ ہر دو اغراض کے لئے وفود کی ضرورت ہیں حسب ضرورت دوستوں کو گھروں میں جا کر ملا جائے

امید ہے جماعتیں اس پروگرام کے مطابق یوم تحریک جدید کو کامیاب بنائیں گی۔ اپنی کارگزاری کی مفصل رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اور نقل دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں:

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

بک ڈپو تالیف و تصنیف سے کتب خریدیئے

بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ میں حسب ذیل کتب موجود ہیں۔ احباب حسب ضرورت منگوا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر کتب جو ربوہ سے دستیاب ہو سکتی ہوں بھجوانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔

(۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ قسم اول ۲/۴ روپے قسم دوم ۲/۱۲ روپے
(۲) نزول المسیح قیمت دو روپے آٹھ آنے -/۸/۲
(۳) کشتی نوح " چھ آنے -/۶/-
(۴) حقیقۃ الوحی کاغذ قسم اول ۸ روپے قسم دوم ۶ روپے
(۵) تجلیات الٰہیہ چار آنے -/۴/-
(۶) ایک غلطی کا ازالہ دو آنے -/۲/-
(۷) دعوۃ الامیر قیمت ۳ روپے -/-/۳
(۸) سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم قیمت دو روپے آٹھ آنے
(۹) دیباچہ قرآن کریم انگریزی " ۶ روپے
(۱۰) ایک تبلیغی خط قیمت چار آنے -/۴/-

نزول المسیح تازہ چھپ کر آئی ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت موزوں۔ سرورق نہایت دیدہ زیب

(انچارج تالیف و تصنیف)

169

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۱ اگست ۱۹۵۱ء

چوہدری ظفر اللہ خان کا اصل کام

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نہ صرف اپنی قابلیت اپنے سیاسی تدبر بے باک قوت بیانی اور بین الاقوامی مسائل پر بے نظیر عبور رکھنے کی وجہ سے اپنے منصب کے اہل ثابت ہوتے ہیں۔ بلکہ بطور ایک اسلامی ملک کا ترجمان ہونے کے اس لحاظ سے بھی اہل وجود ہیں۔ کہ آپ کی دینی حس صرف نظریاتی حد تک محدود و محصور نہیں ہے۔ بلکہ یہ عمارت عمل کی ٹھوس چٹان پر قائم ہے۔

چنانچہ حال ہی میں آپ نے اولیرو فیسر ٹائن بی مشہور تاریخ دان سے جو بی بی سی اور کراچی ریڈیو سٹیشنوں کے درمیان فاصلہ بعید کے نشریاتی تبادلہ میں باہم دگر اظہار خیالات کیا۔ اس کے متعلق سول ملٹری گزٹ لاہور نے اپنی اشاعت ۱۹ اگست ۱۹۵۱ء کے مستقل عنوان "By the way" میں لکھا ہے۔

"چوہدری محمد ظفر اللہ پاکستان کے وزیر خارجہ جو ان اسلامی اصولوں کے مرد کار دار ہیں۔ جن پر پاکستانی سیاست کی بنیاد ہے۔ چند گزشتہ ایام سے اپنے نظریات کی توجیہات کرنے میں بڑے مصروف نظر آتے ہیں۔ پہلی چیز جو اس ضمن میں نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے پروفیسر ٹائن بی کے ساتھ فاصلہ بعید کے نشریاتی تبادلہ کے دوران میں اظہار خیالات کیا ہے۔ اس میں اسلامی اصولوں کی ہمہ گیری اور دنیا کی اقوام کے مابین اس کی قوت اتحاد کے لئے بہت کچھ سبق ہے۔ آپ کے خیالات سے مسٹر ٹائن بی ایسے متاثر ہوتے ہیں۔ کہ گمان ہوتا ہے۔ کہ گویا آپ چوہدری ظفر اللہ خان کی اسلامی توجیہات پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے بے حد معروف وزیر خارجہ نے ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا ہے کہ "اسلام ایک ایسا آسمانی نسخہ ہے۔ جو کبھی خطا نہیں کرتا" اس موقعہ پر آپ لندن مسلم کالج کی ایک تقریب پر تقریر فرما رہے تھے۔ آپ نے نہایت مدلل اور پُرزور طریق سے ان لوگوں کے خیالات پر تنقید کی۔ جو اسلام کو تہذیبی کے لباس میں دیکھنا چاہتے ہیں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ دین پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم میں تمام وہ بنیادی اصول موجود ہیں جو دنیا کی بہبودی کے لئے ضروری ہیں۔ یہ یقینی امر ہے کہ اس ملک کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے وجود میں ایک ایسا عظیم لیڈر میسر ہے۔ جو عظیم قابلیتوں کا مالک ہے۔ جو اس ایمانی قوت سے سرشار ہے جو قومی عمارت کا سنگ بنیاد ہے۔"

بے شک چوہدری ظفر اللہ خان بڑے قابل قانون دان ہیں بے شک آپ ایک اچھے مقرر ہیں۔ بے شک آپ دنیا کی سیاست پر ایک گہری نظر رکھتے ہیں۔ یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر دنیا خاص کر اسلامی دنیا میں جو چیز آپ کے لئے باعث شہرت ہوئی ہے اور جس چیز نے آپ کی قابلیت کو چار چاند لگائے ہیں وہ نری قانون دانی و قوت خطابت کی دولت اور سیاست حاضرہ کی واقفیت ہی نہیں ہے بلکہ ان سب کی پشت پر جو ایمانی قوت کام کر رہی ہے۔ اور اس نے جو آپ کو خود اعتمادی عطا کر دی ہوئی ہے، وہ اصل چیز ہے۔

یہ کہنے میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ آج کی سیاسی دنیا میں صرف آپ کی ہی شخصیت ہے جو تمام اقوام عالم کی سٹیج پر نہایت وثوق اور پورے اعتماد کے ساتھ اسلامی اصولوں کے نقطہ نظر سے سیاست حاضرہ پر نکتہ چینی کرتی ہے۔ آپ کی تقریروں سے صاف ہویدا ہوتا ہے۔ کہ آپ دنیا کے سامنے اسلام کی وکالت فرما رہے ہیں۔ آپ میں یہ ایک ایسا وصف ہے۔ جس کا انکار آپ کے مخالفین بھی نہیں کر سکتے۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مغربی تہذیب کے بلند ترین حلقوں میں نہایت بے باکی سے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ جیسا کہ سول ملٹری گزٹ کے نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ دانشمندان مغرب سے اسلامی اصولوں کی فوقیت کا لوہا منوایا ہے۔

آپ نے جو مختصر سی تقریر ... مسلم کالج کی ایک تقریب پر فرمائی ہے اس کا حوالہ سول ملٹری نے اپنے نوٹ میں دیا ہے۔ خود اس بات کو واضح کرتی ہے کہ آپ اسلام کے متعلق کتنے اعتماد کے ساتھ بات کہتے ہیں۔ انداز گفتگو سے اس ایمان کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو آپ کے رگ و پے میں جاری و ساری ہے۔ آپ کی اس تقریر کے مندرجہ ذیل فقرات کتنے پُر از صداقت ہیں۔ اور کتنے مختصر اور سادہ الفاظ میں آپ نے قرآن کریم کا دنیا میں صحیح مقام بتا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"قرآن کریم میں وہ تمام اصول موجود ہیں جن کی انسانیت کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑ سکتی ہے۔ قرآن کریم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ زمانہ کی رفتار یا انسانی نظریات یا ضروریات میں تبدیلیوں کے باوجود انسانیت قرآن کریم کے اصولوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم ہمیشہ ان سے آگے رہتا ہے"

یہ ہرگز ایسے انسان کی باتیں نہیں ہیں جو محض دکھاوے کے لئے قرآن کریم کی تعریفوں کے پل باندھ رہا ہو۔ بلکہ یہ ایسے ماحول سے پیدا ہوئی ہیں۔ جس میں ایمان و عمل پورے توازن کے ساتھ کارفرما ہیں۔

بے شک آپ نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے ملک و قوم کا جو کام سرانجام دیا ہے۔ وہ عظیم کارنامہ ہے۔ اور پاکستان کی تاریخ میں آپ کا نام ہمیشہ کے لئے سنہری حرفوں میں لکھا جا چکا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک آپ کا یہ کام اتنا اہم نہیں جتنا کہ آپ کا وہ کام ہے۔ جو آپ نے اقوام عالم کے سامنے اسلامی اصولوں کی برتری ثابت کرنے کے لئے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس آخر الذکر کام کے لئے جو آپ نے دنیا میں اسلام کا وقار قائم کرنے کے لئے اس زمانہ میں کیا ہے۔ ہمیں ہی فخر نہیں بلکہ پاکستان کو اور اس سے بھی بڑھ کر تمام اسلامی دنیا کو فخر ہونا چاہیئے۔

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے مادر وطن کے دفاع کیلئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کا عزم

جہلم

جماعت احمدیہ جہلم عزت مآب وزیر اعظم حکومت پاکستان خان لیاقت علی خان صاحب کو یقین دلاتی ہے۔ کہ ضلع جہلم کے تمام احمدی مادر وطن کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی انشاء اللہ تعالےٰ دریغ نہ کریں گے۔ اور ہر حال میں اپنی حکومت سے کامل تعاون کریں گے۔ اور اس اعلان کی تعمیل میں ضروری ہے کہ اگر جنگ شروع ہو تو ضلع جہلم کے جتنے بھی احمدی نوجوان فوجی کام کے اہل ہوں گے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ بھرتی ہو کر اپنے ملک کی خدمت کریں گے۔ وہ احباب جو ملک کی نیشنل گارڈ اور اے آر پی تنظیم میں شامل ہو سکتے ہیں وہ شامل ہوں گے۔ اور جو لوگ حکومت کو سامان جنگ مہیا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ وہ پوری تندہی اور مستعدی سے اس فرض کو ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی اس امر کے لئے ترغیب دیں گے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

سید زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم

راولپنڈی

مورخہ ۸/۱۰/۵۱ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایسے نازک وقت میں ہماری جماعت کو ہر ممکن سے ممکن قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ جو احمدی جس کام کے قابل ہے وہ اپنی خدمات حکومت کے پیش کر دے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے منظور ہوا۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے تمام افراد ہندوستان کی موجودہ ظالمانہ اور مستبدانہ روش کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتے۔ اور اپنی حکومت پاکستان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے مادر وطن پاکستان کے استحکام اور تحفظ کے لئے ہر ممکن سے ممکن قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ اور ہر حال میں اپنی حکومت سے کامل تعاون کریں گے۔

اللہ بخش نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

کیمل پور

مورخہ ۸/۱۰/۵۱ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کیمل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت شیخ محمد صدیق صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمل پور منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد منظور ہوئی۔ "جماعت احمدیہ کیمل پور حکومت ہندوستان کے اس رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور حکومت پاکستان کو یقین دلاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ملک پاکستان کی حفاظت اور سالمیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیگی"

(امیر جماعت احمدیہ کیمل پور)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں یا وفات پا گئے ہیں؟

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ربوہ)

سوال:- حضرت عیسے علیہ السلام کے وفات پا جانے اور ان کے اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر نہ جانے کا جماعت احمدیہ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

جواب از احمدی:- (۱) قرآن کریم میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جس سے حضرت عیسے علیہ السلام کا اس جسم کے ساتھ آسمان پر جانا ثابت ہو۔ اس کے مقابل پر تیس ۳۰ آیتیں قرآن کریم میں ایسی ہیں جن سے ان کی وفات ثابت ہوتی ہے پس جماعت احمدیہ کا مؤید قرآن کریم ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان اس کی تائید سے بالکل محروم ہیں۔

۲- تمام نبیوں نے حتیٰ کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پا کر ثابت کر دیا کہ تمام انبیاء اور رسول بشر تھے جن کی منافی وفات پانا ہے۔ اب اگر کوئی شخص حضرت عیسے علیہ السلام کو دو ہزار سال سے زندہ آسمان پر سمجھتا ہے تو اس کے ذمہ ہے کہ وہ قرآن کریم سے ثابت کرے کہ وہ بشر نہ تھے اور یہ کہ وہ زندہ آسمان پر بجسدہ العنصری موجود ہیں۔ ان کا بشریت سے علیحدہ وجود ثابت کرے اور ان کا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا ثابت کرے۔ مگر چونکہ کوئی مسلمان حضرت عیسے علیہ السلام کو از روئے قرآن کریم خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتا جس پر موت وارد نہ ہو سکتی ہو۔ اس لئے یہ بات بدیہی ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بشر تھے۔ اور بشر کے لئے مرنا لازمی ہے۔

(۳) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہ کرامؓ غم کے مارے دیوانے سے ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جوش میں آ کر تلوار نیام سے نکال لی اور کہا کہ اگر کسی شخص نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اس حال کے پیش نظر حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ سب بیٹھ جائیں۔ لوگ آپ کے قریب آ بیٹھے۔ حضرت عمرؓ نہ بیٹھے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ -
(آل عمران ع ۵)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف (وعظ کے) رسول ہیں (خدا نہیں) آپ سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔ پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم (اے مسلمانو) (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔

جب یہ آیت حضرت عمرؓ نے سنی تو غم کے مارے کھڑے نہ رہ سکے اور گر گئے۔ صحابہؓ کو اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اور سب نے سمجھ لیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ الغرض اولین صحابہؓ کا اجماع اس بات پر ہوا کہ عیسے علیہ السلام زندہ نہیں فوت ہو چکے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے علماء کہلاتے ہیں کہ ہائے عیسے علیہ السلام کی وفات کیوں ثابت کی جاتی ہے۔ وہ اس بات سے دور جا پڑے ہیں کہ وہ خیال کریں کہ کاش ہمارا پیارا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو خدا کا بھی انتہائی پیارا تھا آج ہم میں زندہ ہوتا۔ یا آسمان پر ہی زندہ موجود ہوتا اور کسی وقت آپ کے دوبارہ آنے کی امید ہوتی تاکہ اس کا دیدار ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے صحابہ کرامؓ کا یہ حال تھا کہ باوجودیکہ آپ فوت ہو چکے تھے۔ مگر محبت کی وجہ سے وفات کو قبول نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مثال اوپر گذر چکی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے غم کی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت حسان بن ثابتؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے غم میں یہ شعر کہا

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا اب تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہو گئی۔ اب تیرے بعد جو بھی مرے مجھے پرواہ نہیں۔ میں تو تیری موت سے ہی ڈرتا تھا۔

آج عیسائی قوم نے حضرت مسیحؑ کو زندہ بیان کر کے خدا کا بیٹا قرار دیتے ہوئے توحید پرستوں کے ایمان پر چھری چلائی ہے۔ احمدیت نے جب عیسائیوں کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام زندہ نہیں فوت ہو چکے ہیں اور قرآن کریم بھی یہی بتلاتا ہے تو پادریوں نے احمدیوں سے مخاطب ہی بند کر دیا کیونکہ اس عقیدہ سے کہ حضرت عیسے علیہ السلام دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور اسی زمین میں مدفون ہیں۔ الوہیت مسیح پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور کفارہ کا مسئلہ باطل ہو جاتا ہے۔

۴- مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ (مائدہ ع ۱۰)

یعنی مسیح ابن مریم صرف اللہ کے رسول ہیں۔ یقیناً ان سے پہلے رسول ہو گذرے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ ہے۔ اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

تشریح

۱- مسیح ابن مریم صرف اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی رسول ہونے کے سوا کوئی خاص مخلوق نہیں۔ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں۔

۲- وہ ویسے ہی رسول ہیں جیسا کہ ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔ جو کہ بشر تھے اور رسول تھے جنہوں نے ایک وقت تک توحید کا وعظ کیا۔ اور بہت سے لوگوں کو راہ راست پر قائم کیا۔ اور بشریت کے تقاضہ کے ماتحت اس دنیا سے اسی طرح گذر گئے جس طرح کہ دوسرے بشر وفات پا کر دنیا سے گذر جاتے ہیں۔

۳- بے شک اس کی ماں صدیقہ ہے یعنی ان کا بیان مسیح کی پیدائش کے بارہ میں یقینی طور پر قابل قبول ہے کہ ان کو حمل مس بشر سے نہیں ہوا تھا بلکہ فرشتہ کی بشارت سے ہوا تھا۔

۴- پیدائش کے اس طریق سے یہ گمان نہ گذرے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے یا خدا تھے جیسا کہ عیسائیوں کا قول ہے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ (توبہ ع ۵) اور جیسا کہ کہتے ہیں:- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (مائدہ ع ۱۰) بلکہ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ یعنی وہ دونوں ماں اور بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے۔ ماں نے بشر ہونے کی وجہ سے اس وقت تک کھانا کھایا جب تک کہ وہ زندہ رہیں ایسا ہی حضرت عیسے علیہ السلام بھی کھانا کھاتے رہے جب تک کہ وہ زندہ رہے۔

۵- اس جگہ یہ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ کا فقرہ بے جوڑ سا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وصف ہر ابن آدم کا ہے اس کا تذکرہ خصوصیت سے کیوں کیا گیا ہے۔ دراصل یہ ذکر اس غرض کیلئے قرآن کریم میں ہوا ہے کہ عیسائیوں نے خواہ مخواہ انہیں خدا کا بیٹا قرار دے کر خدائی کا درجہ دیدیا تھا لیکن كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ کہہ کر عیسے علیہ السلام کو ماں کی طرح کا بشر بتا کر ان کی خدائی کو رد کر دیا ہے۔ ایسا ہی ان مسلمانوں کے فاسد عقیدہ کا رد بھی اسی جگہ سے ہو جاتا ہے کہ جنہوں نے عیسائیوں کے زیر اثر اس عقیدہ کو اپنا لیا تھا کہ وہ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے انتہائی طور پر بگڑ جانے کے وقت آخری زمانہ میں نزول فرما کر امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔

۵- وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (النساء رکوع ۲۳)

ترجمہ:- اور قول ان کا (بنی اسرائیل کا) کہ ہم نے مسیح عیسے ابن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ نہیں قتل کیا اس کو (یعنی اپنی تلوار وغیرہ سے قتل کی موت اسے نہیں چکھائی) اور حال یہ ہے کہ صلیب کے ذریعہ موت نہیں چکھائی (یعنی ان دونوں ذرائع موت میں سے کسی ایک کے ذریعہ بھی موت نہیں چکھائی) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (اور حال یہ ہے کہ وہ مسیح ابن مریم کو مار تو نہیں سکے) لیکن مسیح ان کے لئے مشابہ بالمقتول ہو گئے اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ضرور وہ اس بارہ میں شک میں ہیں۔ (ان پر حقیقت آشکارا نہیں ہے) کیونکہ وہ ظن کی پیروی کرتے ہیں (اور ہم ان پر حقیقت آشکارا کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں) کہ یقیناً نہیں قتل کیا انہوں نے اسے بلکہ اللہ نے اس کا اپنی طرف رفع کیا۔ اور اللہ تعالےٰ غالب حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے (یہود و نصاریٰ) کوئی بھی ایسا نہیں جو اس عقیدہ پر (کہ ہم نے مسیح ابن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے) اپنی موت کے وقت سے زیادہ وقت تک ایمان رکھ سکے اور قیامت کے دن (کیا ہوگا) وہ (مسیح ابن مریم) ان کے خلاف گواہی دیں گے اور ان پر شاہد ہوں گے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد مکرم چوہدری فتح الدین صاحب سیال اور والدہ محترمہ کو بیماری کا بخار آتا ہے ہر دو محترمان کی طبائع زیادہ کمزوری محسوس کر رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ شمس الدین سیال ونجھیانوالہ ضلع سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

170

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد اور غیر مبائعین

(از مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں بڑی شدومد کے ساتھ مسیح موعود قرار دیا ہے۔ مگر بارہ سال تک حضور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر قائم رہے۔ بارہ سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے اصل حقیقت کھول دی۔ (اعجاز احمدی صفحہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کو چھوڑ کر اعلان فرماتے ہیں کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں۔ اور اپنے تئیں مسیح موعود قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح اوائل سے ہی اللہ تعالےٰ نے حضور کو نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ چونکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ نبی وہی ہوتا ہے۔ جو شریعت لاسے۔ اس لئے آپ لفظ نبی کی تاویل فرما کر اپنے آپ کو محدث و مجدد ہی قرار دیتے رہے۔ اور اگر کوئی امر اپنی فضیلت کا حضرت مسیح کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو اسے جزئی فضیلت قرار دیتے تھے۔ وجہ اسکی یہ بیان فرماتے۔ کہ وہ نبی ہے اور میں غیر نبی۔ اور غیر نبی کو نبی پر تمام شان میں فضیلت نہیں ہو سکتی۔ مگر بعد میں اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی نازل فرما کر حضرت مسیح موعود کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ (حقیقۃ الوحی سوال ۱)

غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کے ہوتے ہوئے بھی یہ رٹ لگائے جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔ راولپنڈی میں غیر مبائعین کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث ہوتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض غیر مبائعین نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ میں یہ بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس کتاب میں یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں معصوم ہوں۔ اور یہ کہ آپ نے آیت وبالآخرۃ هم یوقنون سے پیچھے آنے والی وحی مراد لی ہے۔ اس اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ حضور معصوم تھے۔ اور آئندہ اشاعت میں غیر مبائعین کے دوسرے مطالبہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء سے قبل کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔" (ایڈیشن اول صفحہ ۵)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۰۱ء کے بعد اپنے معصوم ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے متعلق کیا عقیدہ تھا۔ اگر وہی عقیدہ تھا۔ جو حضور کرامات الصادقین میں تحریر فرماتے ہیں تو غیر مبائعین سچے اور اگر اس سے مختلف عقیدہ کا اثبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے نکل آئے۔ تو تبدیلی عقیدہ بین طور پر ثابت ہو جائے گی۔ اور اس صورت میں غیر مبائعین کو ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنے عقیدہ کی اصلاح کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ایها الناس كنتم تنتظرون المسيح فاظهره الله كيف شاء فاسلموا الوجوه لربكم فلا تتبعوا الاهواء۔ انكم لا تحلون الصيد وانتم حرم۔ فكيف تحلون آراءكم وعندكم حكم وان الحكم لرحمة نزلت للمؤمنين۔

(الہدیٰ صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

ترجمہ:۔ اے لوگو۔ تم مسیح کا انتظار کرتے تھے۔ تو خدا نے اسے ظاہر کر دیا۔ جیسا اس نے چاہا۔ پس اپنے وجوہ کو اپنے رب کے سپرد کر دو۔ اور خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ احرام کی حالت میں تم شکار کرنا حلال نہیں سمجھتے۔ پس کس طرح تم جائز سمجھتے ہو اپنی آراء کو حالانکہ تمہارے پاس حکم موجود ہے۔ اور حکم یقیناً رحمت ہے۔ جو مومنوں کے لئے اتاری گئی۔

وعندکم حکم پر نشان دیکر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ان الآراء المتفرقة تشابه الطير الطائرة في الهواء۔ والحكم يشابه الحرم الآمن الذي يؤمن من الخطاء۔ فكما ان الصيد حرام في الحرم اكراماً لارض الله المقدسة فكذالك اتباع الآراء المتفرقة واخذها من اوكار القوى الدماغية حرام مع وجود الحكم الذي هو معصوم وبمنزلة الحرم من حضرة العزة بل يقتضي مقام الادب ان تعرض كل امر عليه۔ ولا يؤخذ شئ الا من يديه (الهدىٰ صفحہ ۸۹، ۹۰)

ترجمہ:۔ یقیناً متفرق رائیں مشابہ ہیں اس پرندے کے جو ہوا میں اڑ رہا ہو۔ اور حکم اس حرم کے مشابہ ہوتا ہے۔ جو امن دینے والا ہے۔ اور خطا سے امن میں ہے۔ پس جس طرح حرم میں شکار کرنا حرام ہے۔ اسی طرح متفرق راؤں کی اتباع اور ان کا لینا دماغی قوتوں کے گھونسلوں سے حرام ہے۔ اس حکم کی موجودگی میں جو معصوم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بمنزلہ حرم ہے۔ بلکہ مقام ادب یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہر امر اس پر پیش کیا جائے۔ اور کوئی چیز نہ لی جائے مگر اس کے ہاتھوں سے

اس حوالہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود معصوم تھے۔ اور کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں:۔ "کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے"۔ کیا غیر مبائعین بتا سکتے ہیں۔ کہ اس تضاد کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء کے بعد فی الواقع نبی ہونے کا اعلان فرما دیا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں۔ تبھی تو حضور اپنی معصومیت کا دعویٰ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ سچے ہیروں میں صرف ایک چمک ہی تو صفت نہیں ہے۔ اور بھی تو بہت سی صفات ہوتی ہیں۔ پس جب ایک جوہری وہ کل صفات پیش نظر رکھ کر جھوٹے پتھروں کا امتحان کرتا ہے۔ تو فی الفور ان کو ہاتھ سے پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح مردان خدا جو خدا تعالےٰ سے محبت اور مودت کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے۔ ان پر حقائق اور معارف کھلتے ہیں۔ اور دقائق و اسرار شریعت اور دلائل لطیفہ حقانیت ملت ان کو عطا ہوتے ہیں۔ اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علوم قرآنی اور لطائف کتاب ربانی اتارے جاتے ہیں۔ اور وہ ان فوق العادت اسرار سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں۔ جو بلا واسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں۔ اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے۔ اور ابراہیمی صدق وصفا ان کو دیا جاتا ہے۔ اور روح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ ان کی دعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبت الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ ان کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے لئے اس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے۔ جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ خدا عجیب طور پر ان کی دعائیں سنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیت ظاہر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں۔"

(صفحہ ۷۹-۸۰ ایڈیشن سوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالہ سے بھی بین طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معصوم تھے۔ اور حضور کی نبوت کا فیصلہ بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ غیر نبی معصوم نہیں ہوتا۔ (کرامات الصادقین)

بالآخر جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معصوم تھے۔ مولوی صاحب پادری جے۔ ڈانیل کے سوال "کیا آپ نے (حضرت مسیح موعود نے نقل) قولاً یا فعلاً گناہ کئے یا کرتے ہیں" کے جواب میں تحریر کرتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کو شیطان کے تسلط سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور وہ کبھی عمداً خدا کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ گناہ حقیقت میں کیا چیز ہے؟ یہ صرف خدا سے دور ہو جانے کا نام ہے۔ مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ایسا ہوتا ہے، کہ وہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور نہ وہ کبھی اس کی جناب سے دور ہی کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ گناہ پیدا ہوتا ہے ایمان کے نقص اور کمزوری سے مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا ایمان اس وجہ سے کہ وہ خدا کے تازہ بتازہ نشان مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کے کلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ ایسے نقصوں سے خالی ہوتا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا یقین ان کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔"

(ریویو جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۴۳-۱۵۲)

پس مسئلہ نبوت و معصومیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل عیاں ہے۔ امید ہے کہ غیر مبائع حضرات اس پر غور کریں گے اور ۱۹۰۱ء سے قبل کے حوالجات متعلقہ نبوت و معصومیت کی آڑ لیکر حق سے روگردانی نہیں کریں گے۔

حج پر جانے والے دوست متوجہ ہوں

میں حج کے لئے ۲۸ اگست کو بذریعہ پاکستان میل منٹگمری سے سوار ہو کر کراچی پہنچوں گا۔ اور پھر وہاں سے ۴ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز جدہ جاؤں گا۔ انشاءاللہ تعالےٰ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے لے جاوے۔ اور حج مبرور اور عمرہ مقبول کی توفیق عطا فرماوے۔ اور زیارت مدینہ منورہ کے بعد بخیریت واپس لاوے۔ اگر کوئی احمدی دوست حج کے لئے تشریف لے گئے ہوں۔ تو ان کے عزیز، اقرباء اور اگر کوئی احباب تشریف لے جانے والے ہوں۔ تو وہ خود مجھے اطلاع دیویں۔ تاکہ مکہ یا کسی اور جگہ ہی ملاقات ہو سکے۔

خاکسار غلام احمد خاں ایڈووکیٹ پاکپتن۔

اب تک وعدہ پورا کرنے والی اور کم چندہ تحریک جدید بھیجنے والی جماعتوں کی فہرست

قابل توجہ خاص عہدہ داران و ذی اثر احباب گرامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید دفتر اول کی پانچہزاری فوج وہ ہے۔ جو سولہ سال سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے والے واقفین کے اخراجات اٹھا رہی ہے۔ اور جو واقفت اس جگہ ان کی واپسی پر ان کی جگہ کام کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات بھی تحریک جدید کے دفتر اول پر ہیں۔ اور یہ اخراجات وعدوں کے ادا ہونے پر بھیجے جاتے رہے ہیں۔ اور اس سپیشل فوج نے گزشتہ سالوں میں سو فی صدی وعدوں کے پورا کرنے میں شاندار جدوجہد کا عملی نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ مگر گزشتہ سال سے وعدوں کی ادائیگی میں کچھ کمی ہوتی نظر آ رہی ہے اور اب سترھویں سال میں تو باوجود آٹھ ماہ بلکہ ساڑھے آٹھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے آمد کی رفتار بحیثیت مجموعی ۵۰ فی صدی سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے جو گزر چکا ہے ۷۵ اور ۸۰ فی صدی ہونی چاہیئے تھی۔ اسلئے تحریک جدید کا تبلیغی کام سخت خطرے میں ہے مگر چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ مخلص احباب جو تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے ہیں۔ وہ پوری توجہ فرمادیں۔ باقی وقت میں ۳۰ر نومبر تک اس کمی کو پورا کر لینا مشکل نہیں۔

ذیل میں ان جماعتوں کی ایک فہرست دی جاتی ہے۔ جن کی طرف سے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ان جماعتوں کی فہرست بھی دی جا رہی ہے۔ جن کی طرف سے کچھ رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ یہ فہرست اخبار میں اسلئے دی جا رہی ہے کہ ہر جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر سیکرٹری مال اور ذی اثر احباب توجہ فرمادیں اور اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ اس میں بعض ذمہ دار جماعتیں بھی ہیں۔ ان کی فصل تو نکل چکی ہے۔ اور انہیں جون یا جولائی میں ہی ادا کر دینا چاہیئے تھا لیکن انہوں نے ادائیگی میں غفلت سے کام لیا ہے ممکن ہے ان کا یا اور بعض احباب کا یہ خیال ہو کہ سال کے آخر میں ادا کر لیں گے۔ مگر اب تو سال کا آخر بھی قریب آ گیا ہے۔ انہیں اصل توجہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس مہینے کے اندر ادا کریں۔ ورنہ اگلے مہینے میں تو بہر حال ان کا وعدہ پورا ہونا چاہیئے۔

تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذیل کا ارشاد تحریک جدید کے مجاہد خصوصاً اور ہر احمدی عموماً اپنے ذہن میں یاد رکھیں۔

"یاد رکھو یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسلئے وہ اسے مزید ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کرے گا۔ اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے۔ تو آسمان سے خدا تعالیٰ اسکو برکت دیگا۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہو گا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"

پس تحریک کے مجاہد نہ صرف اپنی پوری رقم ارسال فرمادیں بلکہ تحریک جدید کی اس سال کی کمی کے پیش نظر اور اس وجہ سے کہ وہ اس سال میں اپنا وعدہ دیر سے پورا کر رہے ہیں۔ اس کی تلافی کے لئے وعدے سے کچھ اضافہ کر کے ادا فرمادیں۔

فہرست درج ذیل ہے:-

(۱) جن کی کوئی رقم نہیں ملی:-

جماعت		وعدہ
چونڈہ کے منگوے سیالکوٹ		۱۲۰ــ۰ــ۰
پھوڑ	"	۳۸۹ــ۰ــ۰
گھنوکے ججہ	"	۱۹۲ــ۰ــ۰
میانوالی خانانوالی	"	۱۰۱ــ۰ــ۰
دانہ زید کا		۵۱ــ۰ــ۰
بھینی شرقپور		۸۵ــ۰ــ۰
مدرسہ چٹھہ		۱۲۱ــ۰ــ۰
فیروزوالہ		۱۵۰ــ۰ــ۰
چک ۱۰۹ اگ ب		۱۸۱ــ۴ــ۰
چک ۲۸۱ ج ب		۵۶ــ۰ــ۰
لالیاں		۱۶۲ــ۰ــ۰
کالرہ دیوان سنگھ		۵۴۲ــ۰ــ۰
مونگ گجرات		۷۴ــ۰ــ۰
بھکر		۳۳۱ــ۰ــ۰
چک ۶/۱۱۷		۱۵۲ــ۸ــ۰
دیپالپور		۵۱ــ۰ــ۰
علی پور ملتان		۵۹ــ۰ــ۰
پہاولنگر		۵۲۹ــ۰ــ۰
چک ۶۵ بہاولپور		۱۶۰ــ۰ــ۰
بنوں		۶۵۹ــ۰ــ۰
احمد نگر سندھ		۲۰۲ــ۰ــ۰
نصرت آباد اسٹیٹ		۱۳۹۹ــ۰ــ۰
ظفر آباد اسٹیٹ		۲۳۳ــ۰ــ۰

جن کی کچھ وصولی ہوئی ہے

جماعت	وعدہ	وصول	فیصدی
عزیز پور ڈگری	۱۹۸/-	۲۰/-	۲-۲
آنبہ شیخوپورہ	۳۹۹/-	۶۵/-	۱۶/-
سمندری	۲۸۲/-	۴۷/-	۱۶/-
سماعیلہ گجرات	۱۹۱/-	۲۸/-	۱۵/-
چک ۳۰/۱۱۷ منٹگمری	۶۰۲/-	۱۴/-	۲/-
چک ۱۲۵/۱۵R "	۸۲۴/-	۹۶/-	۱۲/-
کوہاٹ سرحد	۱۸۸/-	۲۵/-	۱۳/-
کنری سندھ	۸۳۷/-	۱۵۶/-	۱۸/-
جیمس آباد سندھ	۹۰/-	۹/-	۱۰/-
شیخوپورہ	۶۰۸۴/-	۳۸۲/-	۶/-
بہلولپور سیالکوٹ	۹۵۳/-	۳۴۵/-	۳۶/-
بدوملہی سیالکوٹ	۵۶۲/-	۱۹۹/-	۳۶/-
ڈسکہ "	۶۷۰/-	۲۲۱/-	۳۳/-
جوڑا نوالہ	۶۴۳/-	۱۹۱/-	۳۰/-
ڈبہ ٹیک سنگھ	۲۵۶/-	۶۴/-	۲۵/-
بھیرہ	۳۸۶/-	۱۲۰/-	۳۲/-
چک ۳۳ جنوبی	۱۷۷/-	۴۶/-	۲۸/-
پھلروان	۱۶۰۰/-	۲۰۰/-	۱۳/-

ان جماعتوں کے کارکنوں کو اسوقت تک آرام و چین کا سانس نہیں لینا چاہیئے جبتک کہ اپنے احباب کا چندہ سو فیصدی وصول کر کے نہ بھیجدیں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین (باقی پھر)

آجکل کس محاذ پر زیادہ مدد کی ضرورت ہے

خلیفۂ وقت کی دوربین نگاہ میں

مکرم دادبخش صاحب گینگ مین اشرف شاہ ضلع ملتان نے کچھ رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "حضور اسلامی کام میں جہاں چاہیں لگا دیں۔ مجھے علم نہیں کہ کہاں ضرورت ہے۔ جہاں حضور لگا دیں حضور کے اختیار میں ہے۔"

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مسجد واشنگٹن میں" اس سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے ماتحت خلیفۂ وقت نے جن مبلغین کو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مامور فرمایا ہے ان کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ہم ہر قسم کی مشکلات کے باوجود تبلیغ حق کے لئے اپنے عزیز اموال کی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر دیں۔ مغربی دنیا کو جو دہریت و الحاد کے رنگ میں رنگین ہے۔ نور اسلام سے منور کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کے کام کی اہمیت کو ہمیں کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے یہی وہ محاذ ہے جس پر مدد کی آج کل بہت ضرورت ہے۔ ہر احمدی دوست اپنا اپنا محاسبہ کرے کہ اس بارہ میں اس نے اپنے محبوب امام کے ساتھ کتنا تعاون کیا ہے۔

وکالت مال تحریک جدید

ربوہ

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں مترجم اور بغیر ترجمہ والی
منگوانے کیلئے صرف یہ پتہ یاد رکھئے
مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

چناب آئرن سٹور ربوہ
ربوہ میں تعمیرات کی اہم ضروریات یعنی لوہے کے سامان کی پہلی دکان ہے۔ عمارتی سامان لوہا۔ سریا ورنگ و روغن بارعایت حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ سب سے زیادہ رعایت پر لوہے کا سامان آپ کو کہیں سے نہ ملے گا ہماری تجارتی بنیاد دیانتداری حسن عمل اور آپ کی خدمت پر ہے۔ ربوہ کی تجارت کو فروغ دیجئے۔ جو آپ کا قومی فائدہ ہے
شیخ فضل قادر پروپرائٹر چناب آئرن سٹور ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

محبوب اطہر (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج:- فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں کی پیدا کی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کے مسجدوں اور مجلسوں میں آنا منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا۔ اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے۔ کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔ خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ویسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے آئے ہوئے عطروں سے قیمت میں کم ہیں خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے

عطر چنبیلی گلاب خس حنا گل شبو

قیمت فی تولہ ۲۰/- ÷ ۱۵/-، ۸/-، ۵/- ÷ ۸/-، ۱۵/-، ۲۰/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/-، ۲۰/-

حنا عنبری، کیوڑا، نرگس، پھلا، نجدی، شام غیراز، باغ بہار، موتیا

۵/-، ۸/-، ۱۵/-، ۲۰/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/- ÷ ۵/-، ۱۰/- ÷ ۵/-، ۸/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/- ÷ ۵/-، ۸/-، ۱۵/-

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں۔ دوسرے کارخانوں میں ہندوستان سے آیا ہوا آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ بارہ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ بیس روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

گرمیوں کے لئے عطر باغ بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جونو، الپولین، سامی روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے ایک روپیہ فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ بہار موسم گرما کے خاص عطر ہیں

ویسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

آرام دِہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دِہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

اس زمانہ کا ربانی مصلح

اُن کا دعویٰ۔ اُن کی تعلیم
اُن کی اپنی زبان میں
انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد۔ دکن

قابل رشک صحت اور طاقت

قرص نور

طب یونانی کی مایۂ ناز ادویات کا لاثانی مرکب مردانہ کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ہو جملہ شکایات پیشاب کی کثرت ضعف دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ یقینی زود اثر اور مستقل علاج ہے۔

جو مریض ہر طرف سے مایوس ہوں وہ قرص نور کے معجز نما اثرات سے کافی توانائی اور صحت حاصل کریں اور تندرست اشخاص کیلئے قرص نور کایا پلٹ

مکمل کورس پندرہ روپے قیمت فی شیشی چار روپے

شفاخانہ حمیدیہ بازار سبزی منڈی جہلم

سمندر پار کے خریداران

الفضل کی خدمت میں

گذارش ہے کہ قیمت اخبار کے مکمل بل بذریعہ ہوائی ڈاک روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کی طرف سے ابھی تک رقم وصول نہیں ہوتی۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم بواپسی ادا فرمائیں تاکہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔

دیگر گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک خریدار مزید ہر ایک خریدار عنایت فرما کر عند اللہ ماجور رہوں۔ قیمت اخبار تیس روپیہ سالانہ ہے یہ رقم وصول ہونے پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ - مینیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

۱- دستخط کنندہ ذیل افسر مندرجہ ذیل کام کے لئے سربمہر شیڈولڈ ریٹ ٹینڈر ۲ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹینڈر مخصوص فارم پر جو کہ اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم ادا کرنے پر ۲۵-۸-۵۱ کے ۱۲-۳۰ بجے دوپہر تک مل سکیں گے۔ یہ ٹینڈر اسی دن تین بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	کام کی تخمینی لاگت ٹینڈر کی شرح فیصدی سمیت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پاس جمع کرانا ہوگا
(الف)	۲×۱۵ فٹ گرڈرز کا پل بنانا	۵۰،۰۰۰/-/-	۲۰۰۰/-/-
(ب)	۶×۱ پل دوبارہ بنانا بمقام وسیل ۲۲-۲۱/۱۸ نزد قلعہ شیخوپورہ ۱۹۵۰ کی بارشوں میں شکستہ بنگلہ GRW کی PWI/GRW سٹیشن پر دوبارہ تعمیر	۲۵،۰۰۰/-/-	۷۰۰/-/-

۲- ہر قسم کی مزدوری اور سامان کے نرخ درج کئے جائیں۔ چنائی کا کام (الف میں) فرش کی سطح تک سیمنٹ گچ سے کیا جائے گا۔ اور فرش کے اوپر چونا گچ سے ہوگا۔ اور کام ب میں چنائی کا کام چونا گچ سے ہوگا

۳- مفصل شرائط اور ضوابط دستخط کنندہ ذیل افسر کے دفتر میں کسی حاضری کے دن ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

NO770 W/1/3-W-A (IX)
D/ 13/15 /8/51

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

نرینہ اولاد۔ اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں قیمت فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بھارت کو اعلان کر دینا چاہئیے کہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی الحاق کا کوئی فیصلہ نہیں کر یگی

چودہری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی اہم تقریر

کراچی ۱۹ اگست۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے بین الاقوامی امور پاکستانی ادارے کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

پنڈت نہرو اعلان کر رہے ہیں کہ بھارت کشمیر کی جنگ جیت چکا ہے اور ریاست کشمیر بھارت کا ایک داخلی علاقہ ہے۔ پنڈت نہرو کی اس منطق کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھارتی فوجوں کی سنگین کے زور پر نام نہاد اسمبلی سے یہ فیصلہ کرانا چاہتے ہیں کہ کشمیر کے عوام نے ہندوستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر پنڈت نہرو کے عزائم نیک ہیں تو انہیں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اعلان کر دینا چاہیئے کہ نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا الحاق کے سوال کا دور کا بھی تعلق نہیں۔

چودھری صاحب کی تقریر کا متن حسب ذیل ہے:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کے بعض مسلمان اس خوف کی وجہ سے کشمیر میں منصفانہ رائے شماری کی مخالفت کر رہے ہیں کہ اگر یہ ریاست استصواب رائے کے نتیجہ میں پاکستان میں شامل ہو گئی تو بھارتی مسلمانوں کو ہندوؤں کی منتقمانہ کارروائی کی وجہ سے بے پناہ مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

چودھری صاحب نے بھارتی مسلمانوں کی یادداشت پر سیر حاصل تبصرہ کیا جو حال ہی میں ڈاکٹر گراہم کو پیش کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اسی ایک بات سے انتہائی نازک صورت حالات کا بخوبی احساس ہو سکتا ہے کیونکہ ہندوستان کے ایسے ممتاز مسلمان لیڈروں کو مجبوراً اس قسم کی یادداشت پر دستخط کرنے پڑے جن کا ابھی تک میرے دل میں بڑا احترام ہے ان کے اس اقدام سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ بھارت کے چار کروڑ مسلمان کس قدر خوف و ہراس کا شکار بنائے جا رہے ہیں اور ان سے اعلانیہ طور پر کہلوایا جا رہا ہے کہ اگر کشمیر منصفانہ رائے شماری کے نتیجے میں پاکستان میں شامل ہو گیا تو بھارت کے مسلمان ہندوؤں کے غلام بن کر رہ جائیں گے ان کے اس خوف و ہراس سے اچھی طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ ہم قیام پاکستان کے بارے میں کس قدر حق بجانب تھے۔ اس سے بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے کہ اگر پاکستان قائم نہ ہوتا تو اس صورت میں برعظیم کے دس کروڑ مسلمانوں کی حالت کس قدر قابل رحم ہوتی۔

کشمیر کے متعلق پاکستان کا دعوی

چودھری صاحب نے کہا کہ جس طرح بھارت نے یہ کہہ کر جونا گڑھ پر قبضہ کر لیا تھا کہ اس ریاست کی آبادی کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح پاکستان کو بھی یہ حق حاصل تھا کہ وہ ریاست کشمیر پر بزور شمشیر قبضہ کر لیتا۔ لیکن پاکستان نے دیدہ دانستہ ایسا نہیں کیا تاکہ ریاست کے ۴۰ لاکھ عوام کی رائے نظر انداز نہ ہو سکے۔ چنانچہ پاکستان اصرار کرتا رہا کہ کشمیر کے عوام کو موقعہ ملنا چاہیئے کہ وہ الحاق کے بارے میں خود کوئی فیصلہ کریں۔ بھارت نے ہمیشہ رائے شماری کرانے کی راہ میں روڑے اٹکائے اور بیچ بچاؤ اور ثالثی سے متعلق تمام تجاویز مسترد کر دیں پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں بیان دیا تھا کہ ہم ۴۰ لاکھ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ ثالث کو نہیں سونپ سکتے . . .

. . . .

. . . . . حالانکہ ثالث کو ۴۰ لاکھ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ نہیں کرنا تھا بلکہ ان اختلافات کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا جو رائے شماری کرانے سے متعلق دونوں ملکوں میں موجود ہیں۔

پنڈت نہرو کی منطق

پنڈت نہرو نے حال ہی میں ایک تقریر میں کہا تھا کہ ہندوستان دنیا کے ہر شخص کو قائل کر سکتا ہے کہ بھارت نے کشمیر کے بارے میں جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس میں وہ بالکل حق بجانب ہے اگر پنڈت نہرو واقعی حق پر ہیں تو ساری دنیا کو یقین دلانے کے بجائے وہ صرف ثالث کو کیوں یقین نہیں دلاتے اور اسے کیوں قائل کرنے کی جرأت نہیں کرتے پنڈت نہرو نے اس قسم کا یقین دلانے کے بجائے اب الٹا یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ بھارت کشمیر کی جنگ جیت چکا ہے اور کشمیر بھارت کا ایک حصہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کو اپنے اس کمائندے کے اعلان کا کوئی پاس نہیں جس نے حفاظتی کونسل میں صاف طور پر کہا تھا کہ مجوزہ دستور ساز اسمبلی کو الحاق کے سوال کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ اس وقت چونکہ پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کی فوجوں کے اجتماع سے صورت حالات بے حد نازک ہو چکی ہے اس لئے اگر پنڈت نہرو اور بھارتی لیڈروں کے عزائم نیک ہیں تو انہیں صاف طور پر اعلان کر دینا چاہئیے کہ نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا الحاق کے سوال سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔

ٹینکوں کے ذریعہ قیام امن

پنڈت نہرو کی یہ منطق بھی سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ بھارت (جو اپنی بہت بڑی۔ فوجوں۔ توپوں اور ٹینکوں کو پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر چکا ہے) کا اقدام محض دفاعی ہے۔ اور پاکستان جس نے بھارتی فوجوں کے اجتماع کے بعد شہری دفاع کا انتظام کیا ہے۔ اور جو اپنی ایک بریگیڈ راولپنڈی واپس لے گیا ہے۔ جارحانہ اقدام کا مرتکب ہو رہا ہے۔

نام نہاد پختونستان کا ڈھونگ

چودھری صاحب نے کہا۔ کہ ڈاکٹر گراہم کو یادداشت پیش کرنے والوں نے نام نہاد پختونستان کے ڈھونگ کا ذکر خواہ مخواہ شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ موجودہ واقعات سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہر کس و ناکس کو علم ہے کہ صوبہ سرحد میں لارڈ مونٹ بیٹن کے عہد ہی میں رائے شماری کرائی گئی تھی۔ اور اس صوبے کے عوام نے بہت بڑی اکثریت سے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ صوبہ سرحد پاکستان میں شامل ہوگا تقسیم ملک کے بعد قبائلی سرداروں نے پاکستان سے سمجھوتے کئے۔ اور پاکستان میں شامل ہو کر رضاکارانہ طور پر پاکستان کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور خود یادداشت پیش کرنے والوں کو بخوبی علم ہے۔ کہ پاکستان نے قبائلی علاقے یا صوبہ سرحد پر نہ تو کوئی دباؤ ڈالا تھا۔ نہ ہی انہیں فوجوں سے مرعوب کیا تھا۔ اور ویسا حملہ کرنے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جس طرح بھارت نے مسلح فوجوں کے ذریعہ جونا گڑھ اور حیدرآباد پر کیا تھا بلکہ قبائلی علاقوں میں پاکستان کی جو مٹھی بھر فوجیں تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد وہ بھی بلا لی گئی تھیں۔ اور اب بھی وہاں پاکستان کی کوئی فوج موجود نہیں۔

اقلیتیں

چودھری صاحب نے کہا۔ کہ یادداشت کا عائد کردہ یہ الزام بھی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان سے ہندوؤں کو نکال کر بھارتی مسلمانوں کی پوزیشن خراب کر دی ہے۔ اور اب وہ مشرقی پاکستان سے بھی مسلمانوں کو نکال رہا ہے۔ بھارت کے ارباب حل و عقد جانتے ہیں۔ کہ میں نے ریڈ کلف کمشن کے سامنے مسلم لیگ کا زاویہ نگاہ پیش کر کے اس امر کی سخت مخالفت کی تھی۔ کہ بھارت کے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا جائے۔ لیکن ہندو لیڈروں کی طرف سے اس سلسلے میں میری مخالفت کی گئی تھی۔ ان کے بیانات سے اسی وقت واضح ہو گیا تھا۔ کہ وہ خود مغربی پاکستان سے ہندوؤں کو نکالے جانے پر زور دے رہے تھے۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے اس کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ جہاں تک مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے نکل جانے کا تعلق ہے یادداشت پیش کرنے والے بھارت کے ارباب حل و عقد کے بے بنیاد پروپیگنڈے کا شکار ہو گئے ہیں۔ حالانکہ انہیں علم ہے کہ جو ہندو مشرقی پاکستان سے نکلے تھے ان کی بہت بڑی اکثریت واپس جا چکی ہے۔

وفاداری

یادداشت کا یہ الزام بھی بالکل غلط ہے۔ کہ پاکستان کوشش کر رہا ہے کہ بھارت کے مسلمان اس کے وفادار ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پاکستان ہمیشہ سے اس امر پر زور دیتا رہا ہے۔ کہ اقلیتوں سے منصفانہ سلوک کیا جائے۔ اور بھارت کے مسلمان اسی حکومت کے وفادار رہیں۔ جس کے زیر سایہ وہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کر کے پاکستان میں آباد ہندوؤں کو مسلمانوں کے برابر حقوق دے رکھے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ہندو بڑے اطمینان سے اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ لیکن یادداشت پیش کرنے والوں کے اپنے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھارتی مسلمانوں کی حالت اطمینان بخش نہیں اور انہیں ہر روز آلام کا شکار ہونے کا خدشہ محسوس ہو رہا ہے۔ کیا حکومت ہند پر ان کی طرف سے کوئی فرض عائد نہیں ہوتا؟

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ ہندوستان کے بعد پاکستان سلامتی کونسل کی رکنیت کا بھی امیدوار ہے۔ جس میں گیارہ قوموں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ اور ہمیں قوی امید ہے۔ کہ آئندہ جنوری تک پاکستان سلامتی کونسل کا بھی رکن بن جائے گا۔

دولت مشترکہ کے ارکان کے فرائض

دولت مشترکہ کے ادارہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ کہ دولت مشترکہ کے تمام ارکان اپنے ذرائع اور قوت کی تفاوت کے باوجود مساوی مرتبہ اور مساوی فرائض رکھتے ہیں۔ لیکن انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ برطانیہ اور دولت مشترکہ کی دوسری ایسی قومیں جو اپنی قوت کے بل بوتہ پر دوسری پسماندہ قوموں پر اب تک تسلط جمائے ہوئے ہیں۔ انہیں افراد کے مساوی درجہ دے دیں۔ بین الاقوامی امن کا یہ بنیادی تقاضہ ہے۔ پاکستان نے دوسری قوموں کو آزادی اور خود مختاری کا درجہ دلانے میں اپنی کوشش اٹھا نہیں رکھی اور اس سلسلہ میں انڈونیشیا۔ لیبیا اور شمالی لینڈ کی آزادی کے لئے بیش قیمت خدمات سرانجام دی ہیں۔